سوال

(823) وظائف میں اپنی طرف سے حد بندی ناجائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرمی ومحترمی مفتی صاحب۔

کراچی کے حالات دن بدن ابتر ہوتے چلے جارہے ہیں۔ اس سلسلہ میں بعض علماء کا یہ کہنا ہے کہ مساجد میں استغفار ''یا سلام'' اور آیت کریمہ کے ختم کیے جائیں۔ سوالاکھ مرتبہ اور چلتے پھرتے بھی ان کا وِرد کیا جائے۔ کیا یہ اوراد احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہیں۔ حوالہ تحریر فرمائیں اور کیا احادیث میں سوالاکھ کی گنتی بھی ملتی ہے۔ امید ہے کہ احادیث کے حوالے کے ساتھ ہماری رہنمائی فرمائیں گے۔

اسی طرح ایک دوسرے عالم کا فرمانا کہ انھوں نے طاعون کی وباء کے بارے میں تحریر فرمایا ہے کہ ''سورۂ یٰسین'' کی تلاوت کی جائے۔ اور لفظ مبین پر اذانیں دی جائیں۔ کتاب و سنت کی رہنمائی میں جواب مرحمت فرمائیں۔ والسلام (محمد خان دوکاندار فرنٹیر کالونی کراچی) (۱۷ مارچ ۱۹۹۵ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مصائب ومشکلات سے نجات کے لیے بلاشبہ آیت کریمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ (الانبیاء:۸۷) کا وِرد کرنا مسنون ہے لیکن عدد اور وقت کا تعین کتاب وسنت سے ثابت نہیں۔

لہٰذا بلاتحدید یہ وظیفہ جاری رہنا چاہیے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری دعائیں ایسے موقع پر پڑھی۔ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں ان کا بھی اہتمام ہونا چاہیے۔ مثلاً:

۱۔ 'لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ' (صحیح البخاری، باب الدُّعَاءِ عِنْدَ الْکَرْبِ، رقم:۶۳۴۶)

۲۔ 'حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ' صحیح البخاری، باب (اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ)، رقم:۴۵۶۳

۳۔ 'اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ، فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ، وَاَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ کُلَّہٗ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ' (سنن اَبی داود، باب مَا یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ، رقم:۵۰۹۰، بسند حسن)

بہتر ہے صحیح دعاؤں پر مشتمل کوئی کتاب ''الکلم الطیب'' بتحقیق الالبانی وغیرہ اپنے پاس رکھیں۔ فرصت کے لمحات میں اللہ کی یاد میں منہمک رہیں۔ اور عمومی استغفار وغیرہ کے لیے

بھی مسجدوں کا انتخاب شرط نہیں۔ ہر طاہر مقام پر وِرد ہو سکتا ہے۔ اس طرح وباء طاعون میں ''سورۂ یٰسین'' کے ہر لفظ مبین پر اذانیں دینی بھی کتاب سنت سے ثابت نہیں۔ اذانوں کے بغیر ہی مذکورہ سورت کی تلاوت باعثِ برکت اور حرزِ جان ہے۔ صحیح حدیث میں ہے :

مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ہٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ' (صحیح البخاری ، بَابُ إِذَا اصْطَلَحُوا عَلَی صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُودٌ، رقم :٢٦٩٧)

''یعنی جو دین میں اضافہ کرے وہ مردود ہے۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،متفرقات :صفحہ:563

محدث فتویٰ